شاہکار

اسلامی انسائیکلوپیڈیا

ISLAMI ENCYCLOPEDIA

جلد اوّل

سید قاسم محمود

باہتمام ناصر خان

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR

Brought to you by: www.islamicbookbazar.com

Your friendly & reliable online book store

خطاط ہاشم بغدادی

خطاط ہاشم بغدادی بہ خط نستعلیق

خطاط ہاشم بغدادی بہ خط جلی

خطاط ہاشم بغدادی بہ خط ثلث

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

عبدالعزیز (بحرین)

احمد بہلول (بحرین)

مسعد خضیر البورسعیدی (مصر)

زہیر المنینی (شام)

بدوی الدیرانی (شام)

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

نیز یہود سے معاہدہ امن ہوا جو ''میثاقِ مدینہ'' کہلاتا ہے۔

رمضان 1ھ/ مارچ 623ء...... پہلا سریہ سیف البحر، جب حضرت حمزہؓ نے تیس چالیس مسلمانوں کے ساتھ کفار مکہ کے قافلے کا مقابلہ کیا۔ تاہم جنگ نہ ہو سکی۔ اس موقع پر رسولِ مقبولؐ نے پہلا اسلامی جھنڈا جو سفید تھا، حضرت ابو مرثد کناز کو مرحمت فرمایا۔

شوال 1ھ/ اپریل 623ء...... سریہ رابغ جس کے قائد حضرت عبیدہؓ بن حارث تھے۔ اس بار بھی باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی۔

12 صفر 2ھ/ 14 اگست 623ء...... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت عطا فرمادی۔

صفر 2ھ/ اگست 623ء...... غزوہ ابوا یا ودان۔ پہلی جنگ جس میں حضور اکرمؐ نے شرکت فرمائی۔ تاہم اس بار بھی جنگ نہ ہوئی۔ آپؐ نے مدینہ میں حضرت سعدؓ بن عبادہ کو اپنا قائم مقام بنایا۔

رجب 2ھ/ جنوری 624ء...... سریہ نخلہ جس کے قائد لشکر حضرت عبداللہؓ بن جحش تھے۔ اس سریے میں پہلا کافر، عمرو بن حضرمی مارا گیا۔

شعبان 2ھ/ فروری 624ء...... قبلہ بیت المقدس کے بجائے خانہ کعبہ قرار پایا۔

17 رمضان 2ھ/ 13 مارچ 624ء...... غزوہ بدر جس میں مسلمان فتح یاب ہوئے۔

28 رمضان 2ھ/ 24 مارچ 624ء...... مسلمانوں کو عید الفطر منانے کا حکم دیا گیا۔ نیز زکوٰۃ الفطر کا بھی حکم نازل ہوا۔ 1 شوال 2ھ کو مسلمانوں نے پہلی عید الفطر منائی۔

شوال 2ھ/ اپریل 624ء...... زکوٰۃ واجب قرار دے دی گئی۔ اسی مہینے حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔

3ھ/ 624ء...... رسول کریمؐ نے حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب سے نکاح فرمایا۔ آپ 14 ق ھ میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے 45ھ/ 665ء میں وفات پائی۔

6 شوال 3ھ/ 12 مارچ 625ء...... غزوہ احد

ذوالحج 3ھ/ مئی 625ء...... رسول کریمؐ نے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح فرمایا۔ آپ صرف آٹھ ماہ بعد شعبان 4ھ/ جنوری 626ء میں وفات پا گئیں۔

2 صفر 4ھ/ 31 جولائی 625ء...... حادثہ بئر معونہ جس میں کفار نے 69 مسلمان شہید کر دیئے۔

ربیع الاول 4ھ/ اگست 625ء...... شراب نوشی کی ممانعت کا حکم دیا گیا۔

شوال 4ھ/ مارچ 626ء...... آنحضورؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا۔ آپ 44 ق ھ میں پیدا ہوئیں اور 62ھ/ 681ء میں وفات پائی۔

25 ربیع الاول 5ھ/ 23 اگست 626ء...... غزوہ دومۃ الجندل

شوال 5ھ/ مارچ 627ء...... رسول کریمؐ نے حضرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح فرمایا۔ آپ 31 ق ھ/ 593ء میں پیدا ہوئیں۔ 23ھ/ 643ء میں وفات پائی۔

شوال تا ذیقعد 5ھ/ مارچ، اپریل 627ء...... غزوہ خندق جو دو ماہ تک جاری رہا۔

1 ذیقعد 5ھ/ 24 مارچ 627ء...... حجاب کا حکم نازل ہوا۔

1 ذیقعد 6ھ/ 13 مارچ 628ء...... صلح حدیبیہ انجام پائی۔ جب آپؐ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔

ذیقعد 6ھ/ مارچ 628ء...... غیر مسلموں سے نکاح کی ممانعت ہوئی۔

ذوالحج 6ھ/ اپریل 628ء...... آپؐ نے حضرت ام حبیبہؓ رملہ بنت ابوسفیان سے نکاح فرمایا۔ حضرت ام حبیبہؓ 46ھ/ 666ء میں فوت ہوئیں۔

محرم 7ھ/ مئی 628ء...... آپؐ نے بڑی سلطنتوں اور ریاستوں کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت قبول کرنے کی خاطر خطوط ارسال فرمائے۔

محرم 7ھ/ مئی 628ء...... غزوہ خیبر انجام پایا۔ اسی موقع پر آپؐ نے حضرت صفیہؓ بنت حیی سے نکاح کیا۔ حضرت صفیہؓ نے 50ھ/ 670ء میں وفات پائی۔

ربیع الاول 7ھ/ جولائی 628ء...... مصری بادشاہ مقوقس کی کنیز، حضرت ماریہ قطبیہؓ سے نکاح فرمایا۔ حضرت ماریہؓ نے محرم 16ھ/ فروری 637ء میں وفات پائی۔

ذیقعد 7ھ/ مارچ 629ء...... آپؐ نے عمرہ ادا فرمایا۔ اس موقع پر حضرت میمونہؓ بنت حارث سے نکاح کیا۔ حضرت میمونہؓ 54ھ/ 674ء میں فوت ہوئی۔

جمادی الاول 8ھ/ جولائی 629ء...... جنگ موتہ جس میں کئی بڑے صحابہ کرام شہید ہوئے۔

10 رمضان 8ھ/ 31 دسمبر 629ء...... مدینہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانگی۔

17 رمضان 8ھ/ 7 جنوری 630ء...... مکہ فتح ہوا۔ خانہ کعبہ میں سارے بت ڈھا دیئے گئے۔

10 شوال 8ھ/ 30 جنوری 630ء...... غزوہ حنین اور غزوہ طائف

محرم 9ھ/ اپریل 630ء...... زکوٰۃ و صدقہ کا نظام قائم ہوا۔

جمادی الآخر 9ھ/ ستمبر 630ء...... حضرت ماریہؓ کے بطن سے حضرت ابراہیمؓ تولد ہوئے۔ حضرت ابراہیمؓ نے 29 شوال 10ھ/ 27 جنوری 632ء کو وفات پائی۔

رجب 9ھ/ اکتوبر 630ء...... شاہ حبشہ، حضرت نجاشیؓ کی وفات۔ حضور اکرمؐ نے آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

رجب 9ھ/ اکتوبر 630ء...... غزوہ تبوک انجام پایا۔

رجب 9ھ/ اکتوبر 630ء...... غیر مسلموں پر جزیہ نافذ ہوا۔

ذی الحج 9ھ/ مارچ 631ء...... مسلمانوں پر حج فرض ہوا۔

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

470ھ/1077ء...... وسطی ایشیا میں خوارزم شاہی سلطنت کا قیام تا 654ھ/1256ء۔

یکم رمضان 470ھ/ 18 مارچ 1078ء...... حضرت عبدالقادر جیلانی کی پیدائش۔ 10 ربیع الآخر 561ھ/13 فروری 1166ء کو وفات۔

469ھ/1076ء...... مورخ شہرستانی کی پیدائش۔ 548ھ/1153ء میں وفات پائی۔

12 رجب 479ھ/23 اکتوبر 1086ء...... اندلس میں یوسف بن تاشفین اور الفانسو ہشتم کے مابین جنگ زلاقہ۔

481ھ/1088ء...... مفسر ابن عطیہ اندلسی کی پیدائش۔ 546ھ/1151ء میں وفات۔

489ھ/1096ء...... پہلی صلیبی جنگ۔ صلیبی جنگوں کا آغاز۔

21 شعبان 492ھ/13 جولائی 1099ء...... صلیبیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرلیا۔

502ھ/1108ء...... مفسر و ادیب، راغب اصفہانی کی وفات۔

8 رجب 511ھ/ 4 نومبر 1117ء...... فقیہ مرغینانی، صاحب ہدایہ کی پیدائش۔ 14 ذوالحجہ 593ھ/27 اکتوبر 1197ء کو وفات پائی۔

ذیقعد 511ھ/ فروری 1118ء...... نورالدین زنگی کی پیدائش۔ 12 شوال 569ھ/15 مئی 1174ء کو وفات۔

515ھ/ 1121ء...... افریقہ میں موحدون حکومت کا قیام تا 667ھ/ 1269ء۔

516ھ/1122ء...... افغان مفسر البغوی کی وفات۔

518ھ/1124ء...... حشیشین کے بانی، حسن بن صباح کی وفات۔

524ھ/1130ء...... موحدون کے بانی، ابن تومرت کا انتقال۔

526ھ/1132ء...... ایرانی شاعر عمر خیام کی وفات۔

532ھ/ 1138ء...... نامور مجاہد، صلاح الدین ایوبی کی پیدائش۔ صفر 589ھ/فروری 1193ء میں وفات۔

533ھ/1139ء...... اندلسی فلسفی ابن ماجہ کی وفات۔

535ھ/ 1141ء...... صوفی بزرگ، خواجہ معین الدین چشتی کی پیدائش۔ وفات: 627ھ/1230ء۔

538ھ/1144ء...... مفسر امام شاطبی کی پیدائش۔ 28 جمادی الآخر 590ھ/ 19 جون 1194ء کو وفات۔

543ھ/1149ء...... ایرانی عالم دین، فخرالدین رازی کی پیدائش۔ 21 محرم 606ھ/25 جولائی 1209ء کو وفات۔

7 جمادی الآخر 544ھ/ 11 اکتوبر 1149ء...... محدث و فقیہ قاضی عیاض کی وفات۔

549ھ/ 1155ء...... صوفی بزرگ شہاب الدین سہروردی کی پیدائش۔ 587ھ/1191ء میں وفات۔

4 جمادی الاول 555ھ/ 13 مئی 1160ء...... سیرت نگار اور مورخ، ابن اثیر پیدا ہوئے۔

560ھ/ 1165ء...... صوفی بزرگ، شمس الدین سبزواری کی پیدائش۔ 674ھ/1276ء میں وفات۔

17 رمضان 560ھ/ 28 جولائی 1165ء...... صوفی بزرگ ابن عربی کی پیدائش۔ 638ھ/1240ء میں وفات۔

محرم 567ھ/ستمبر 1171ء...... صلاح الدین ایوبی نے مشرق وسطی میں ایوبی سلطنت کی بنیاد رکھی تا 741ھ/1341ء۔ صلاح الدین ایوبی 545ھ/1159ء میں پیدا ہوئے اور 26 شعبان 604ھ/15 مارچ 1208ء کو وفات پائی۔

568ھ/1173ء...... شہاب الدین غوری نے افغانستان میں غوری سلطنت کی بنیاد رکھی تا 1011ھ/1215ء۔

568ھ/1173ء...... ہندوستانی بزرگ، فریدالدین گنج شکر کی پیدائش: 5 محرم 664ھ/17 اکتوبر 1265ء کو وفات پائی۔

573ھ/1177ء...... سندھی بزرگ، لعل شہباز قلندر کی پیدائش۔ 673ھ/1274ء میں وفات۔

574ھ/1178ء...... مورخ یاقوت حموی پیدا ہوئے۔ رمضان 626ھ/ اگست 1229ء میں وفات

577ھ/1181ء...... بزرگ سخی سلطان سرور کی وفات۔

578ھ/1182ء...... ملتانی بزرگ، بہاء الدین زکریا ملتانی کی پیدائش۔ 7 صفر 661ھ/20 دسمبر 1262ء کو وفات۔

18 ربیع الثانی 580ھ/29 جولائی 1184ء...... موحدون کے مشہور بادشاہ، ابو یعقوب یوسف کی وفات۔

580ھ/ 1184ء...... صوفی بزرگ شمس تبریزی کی پیدائش۔ وفات: 645ھ/1274ء۔

580ھ/1184ء...... ایرانی شاعر، سعدی شیرازی پیدا ہوئے۔ ذوالقعدہ 691ھ/ستمبر 1292ء میں وفات۔

رجب 583ھ/ 2 اکتوبر 1187ء...... تیسری صلیبی جنگ کے دوران صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کرلیا۔

587ھ/ 1191ء...... پرتھوی راج کے ہاتھوں جنگ ترین میں سلطان محمد

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

ایک کشادہ دروازہ سے تشبیہہ دیتا ہے۔ اس کے نزدیک دوسری زندگی نہایت خوشگوار ہے۔ اس میں نیک لوگ نہایت آرام کے ساتھ زندگی بسر کریں گے اور برے مزید برائی نہیں کرسکیں گے۔ البتہ وہ بروں کی سزا کے بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

قدیم ہندوستان کے آریہ قبائل بھی آخرت میں واضح یقین رکھتے تھے۔ وہ لوگ تناسخ اور آواگون (یعنی روح کا جسم تبدیل کرلینا) پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی مذہبی کتاب رگ وید میں ایک بار بھی تناسخ کا ذکر نہیں آیا۔ البتہ برہموں کے فلسفہ اپنشد میں روح بھگتی کے ذریعے مکتی (نجات) حاصل کرکے آتما (روح کائنات) سے مل جاتی ہے اور پھر آتما کے سوا کچھ نہیں رہتا۔'' برہموں ہی کے ایک عقیدے کرم کے تحت روح دنیا میں بار بار آتی رہتی ہے اور یہ چکر اس وقت تک چلتا رہتا ہے، جب تک کہ روح مکتی حاصل نہیں کرلیتی۔''

زرتشت کے ہاں آخرت کا تصور زیادہ واضح ہوکر اسلام سے مماثل ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی تشریح وتفسیر مختلف ہے۔ نیز اس کے نزدیک آخرت جسمانی بعث پر مبنی ہوگی۔

عقیدہ آخرت سمجھنے کے لیے انسان کے جوہر یعنی روح کا تجزیہ ناگزیر ہے۔ اخلاقیات اور مذہب میں ہم جن چیزوں کو شر اور خیر کہتے ہیں، انہیں سمجھنے کے بعد ہی ہم روح کو سمجھ سکتے ہیں۔ دین میں روح کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں:۔

1۔ روح حیوانی

2۔ روح الٰہی

قرآن پاک میں روح حیوانی کے لیے ''نفس'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو لالچ، حرص اور بدی کے آگے جھک جاتا ہے۔ جب اسے موت آجاتی ہے تو ''روح الٰہی'' زندہ رہتی ہے۔ یہی روح آخرت کا توشہ ہے، جو خیر کو برقرار رکھتی اور بدی کی مزاحمت کرتی ہے۔ انسانی نفس اس دنیا میں تین حالتوں سے گزرتا ہے:۔

1۔ امارہ (باغی اور نافرمان)

2۔ لوامہ (خود کو مجرم اور گناہگار سمجھنا)

3۔ مطمئنہ (پاک اور اللہ کی رضا پر چلنا)

جب نفس آخری حالت یعنی نفس مطمئنہ کی صورت اختیار کرلے، تو گویا وہ روح الٰہی سے مل جاتا ہے۔ یوں روح الٰہی آخرت کے لیے پورے طور سے تیار ہوکر موت کے بعد اس مرحلے پر پہنچ جاتی ہے جس کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

''اور جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، انہیں کہا جاتا ہے، تمہارے رب نے کیا اتارا؟ کہتے ہیں بھلائی۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں، ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر یقیناً بہتر ہے اور متقیوں کا گھر بہت ہی اچھا ہے۔ (النحل: 30)

رہے یہ سوالات کہ موت کے بعد کوئی زندگی ہے یا نہیں؟ روح کہاں جاتی ہے؟ کیا وہ جسم کو چھوڑ جاتی ہے؟ یا پھر سے اس کے ساتھ تعلق قائم کرے گی؟ مولانا مودودیؒ ان کا جواب یوں دیتے ہیں۔ ''جہاں تک سائنس کا تعلق ہے، یہ سوال اس دائرے سے قطعی خارج ہے۔ جو شخص سائنس کا نام لے کر یہ کہتا ہے کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں، وہ سائنس سے انحراف کرتا ہے۔ ایک گنوار نے اگر راکٹ نہیں دیکھا تو وہ اس کے وجود سے انکار نہیں کرسکتا۔ اس لیے اگر ساری دنیا کے لوگوں نے بھی ایک شے کو نہ دیکھا ہو تو بھی اس کے وجود سے انکار ناممکن ہے۔''

آگے چل کر مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں: ''انسان کی اخلاقی زندگی کے لیے یہ دنیا بالکل ناکافی ہے، اس کے لیے ایک دوسرا نظام عالم درکار ہے۔ جس میں اخلاق کا قانون حکمران ہو، جس میں زندگی غیر محدود ہو، جہاں نیکی اور صداقت میں وزن اور قیمت ہو۔ جہاں عیش اسے ملے جو نیک ہو اور مصیبت اس کے حصے میں آئے جو بد ہو۔ عقل چاہتی اور فطرت مطالبہ کرتی ہے کہ ایسا نظام ضرور آئے مگر وہ اس دوسرے جہان کا ادراک نہیں کرسکتی۔ جس خدا نے اتنا بڑا نظام کائنات قائم کر رکھا ہے، جس نے اجرام سماوی کو اپنے قانون کی بندشوں میں جکڑ رکھا ہے، جس کی قدرت ان عظیم الشان اجرام کو اس انتظام کے ساتھ حرکت دے رہی ہے کہ کوئی جرم اپنے مدار سے بال برابر تجاوز نہیں کرسکتا اور جس کی طاقت نے کائنات کے طبقوں کو ایسا غیر مرئی اور غیر محسوس سہاروں پر قائم کیا ہے، جن کے ادراک سے تم عاجز ہو، اس خدا کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ تم جیسی حقیر مخلوق کو ایک دفعہ ہلاک کرکے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں، کیسی بڑی خام خیالی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

''اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے مٹی جیسی بے جان شے سے تمہیں پیدا کیا۔ (سورہ الحج: 5) تو پھر جان لیجیے کہ ''وہی تو ہے جو آفرینش کی ابتداء کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا۔ اور یہ اعادہ اس کے لیے سہل تر ہے۔'' (الروم: 27)

''اس عقلی استدلال اور قرآنی اثبات کے پیش نظر یہ جان لینا چاہیے کہ ایک اور عالم بھی ہوگا، جہاں مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے۔ اس اخروی زندگی کا تعلق محض فلسفیانہ نہیں بلکہ انسان کے اخلاقی اور عملی زندگی سے ہے۔ اسے ماننے پر لازم ہے کہ انسان خود کو ایک ذمہ دار ہستی سمجھے اور جواب دہی اور انجام کے خیال سے مستقبل کی سعادت اور اجر کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ متاع دنیا سے بے نیازی کرے اور یاد رکھے کہ دنیا کے ملکوں میں کفر کی روش اختیار کرنے والے لوگوں کا چلنا پھرنا تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ محض چند روزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے۔ پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے، جو بدترین جائے قرار ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے اللہ کی طرف سے سامان ضیافت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔'' (آل عمران: 196) (مزید دیکھیے: دوزخ۔ جنت۔ روح۔ حشر۔ قیامت۔ نفس)

آخز (Ahaz)

(762-726 ق م)۔ سلطنت یہوداہ کا گیارہواں بادشاہ۔ یوتام کا بیٹا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ صرف بیس برس کی عمر میں 742 ق۔ م میں

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

شاعری کا شوق بڑھ گیا تھا، اس لیے ایک رسالہ نکالنے کا خیال کیا۔ اس وقت آپ مولوی ظفر احسن شوق سے اصلاح لیتے تھے۔ چنانچہ ''نیرنگ عالم'' کے نام سے یہ رسالہ جاری کر دیا جو آٹھ ماہ تک جاری رہا۔

اس وقت آپ کی قوت بیان اس قدر غضب کی ہوتی تھی کہ لوگ آپ کی عمر کے بارے میں شبہات ظاہر کرتے۔ 1904ء میں جب وہ مولانا شبلی سے ملے تو انہوں نے کہا ''تو ابوالکلام آپ کے والد ہیں؟'' اس پر آزاد نے کہا ''نہیں میں خود ہوں'' یہ سن کر مولانا شبلی حیرت زدہ ہو گئے۔

اسی زمانے میں مولانا نے ابن رشد، امام غزالی، سرسید اور مولوی محمد حسین آزاد جیسے مصنفین کا مطالعہ شروع کیا اور مختلف علوم کی کتابیں اکٹھی کرنا شروع کیں۔ چنانچہ حکیم عبدالرحیم دہلوی اور مولوی کبیرالدین، مالک اردو گائیڈ پریس کلکتہ کے کتب خانے خرید لئے۔ تحصیل علم کے ساتھ ساتھ تحریر و تقریر اور ترجمہ بھی شروع کر دیا۔ 1901ء میں مولوی رضا علی وحشت نے ''انیس الاسلام'' کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔ اس میں پہلی بار آپ نے باقاعدہ لیکچر دیا۔

مولانا کی صحافتی زندگی اگرچہ ''نیرنگ عالم'' سے شروع ہو چکی تھی لیکن باقاعدہ طور پر ماہنامہ ''لسان الصدق' کلکتہ کو آپ کی صحافتی زندگی کا سنگ میل کہا جاتا ہے۔ یہ رسالہ 20 نومبر 1903ء کو جاری ہوا۔ اس رسالے نے اہل علم کے دلوں پر آپ کی فضیلت کا سکہ بٹھا دیا۔ چنانچہ مولانا شبلی نے رسالہ ''الندوۃ'' کی ادارت کے لیے آپ کو منتخب کیا۔ وہاں آپ اکتوبر 1905ء سے مارچ 1906ء تک رہے۔ اسی زمانے میں شیخ غلام محمد نے امرتسر سے ایک اخبار 'وکیل' نکالا۔ اس نے حامد علی صاحب کے جانے کے بعد آپ کو بلا بھیجا۔ چونکہ ''الندوۃ'' میں آپ کو اپنے خیالات بیان کرنے کی پوری آزادی نہ تھی، اس لیے آپ نے ''وکیل'' کی ادارت قبول کر لی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے بڑے بھائی مولانا ابونصر کا انتقال ہو گیا۔ اس لیے آپ والد کے اصرار پر کلکتہ واپس چلے گئے۔ یہاں کچھ عرصہ اخبار 'دارالسلطنت'' کی ادارت کی اور اس کے بعد پھر ''وکیل'' کو ہاتھ میں لے لیا۔ لیکن ذاتی آراء کی خاطر اپنا اخبار نکالنے پر مجبور ہو گئے۔

اس کش مکش میں تھے کہ 1909ء میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ آخر 13 جولائی 1912ء کو آپ نے اپنا ذاتی اخبار ''الہلال'' جاری کر دیا۔ اس کے صفحات پر ایسے قومی اور مذہبی مسائل زیر بحث آئے جن سے ملت اسلامیہ کے ذہنی نقشے بدل گئے۔ مولانا نے قدماء کے طرز سے ہٹ کر آزاد صحافت کو جنم دیا۔ اس میں حریت و صداقت کا پیغام دیا۔ اب حکومت وقت کی نظروں میں آپ کا وجود کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا۔ انہدام مسجد کانپور کے سلسلے میں ''الہلال'' کے مضامین نے حکومت کو بوکھلا دیا۔

16 نومبر 1914ء کو ''الہلال'' کی ضمانت ضبط کر لی گئی۔ 1915ء میں مولانا کو بھی بنگال سے خارج کر دیا گیا۔

''الہلال'' کے بعد مولانا نے ''البلاغ'' کو نئے رخ پر نکالا۔ اس میں عملی نفسیات کا درس اور فکر و بصیرت اور روحانی عزم و ثبات کا پیغام دینا شروع کیا۔ ''البلاغ'' کا سلسلہ بند ہوا تو 1921ء میں مولانا نے کلکتے سے ایک اور اخبار ''پیغام'' جاری کر دیا۔ 1927ء میں ''الہلال'' بھی دوبارہ جاری ہو گیا۔

بنگال سے نکلنے کے بعد مولانا کو رانچی میں نظر بند کر دیا گیا۔ 1920ء میں جب آپ نظر بندی سے باہر آئے تو رولٹ ایکٹ ملک میں آگ لگا چکا تھا۔ گاندھی جی عدم تشدد اور عدم تعاون کی تحریک کا آغاز کر چکے تھے۔ 18 جنوری 1920ء کو آپ کی ملاقات گاندھی جی سے ہوئی۔ اب مہاتما جی سے آپ کی عقیدت اور خلوص کا رشتہ قائم ہوا۔ 1920ء اور 1921ء کے دوران میں مولانا نے سیکڑوں تقریریں کیں۔ اکتوبر 1921ء کو آپ نے صوبائی خلافت کانفرنس آگرہ میں منعقدہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کر کے گاندھی جی کے ترک موالات کے اصول اختیار کرنے کی دعوت دی۔ اسی سال علی

برادران پر مقدمہ چلایا گیا۔ چنانچہ تمام لیڈروں نے بیانات جاری کرنے شروع کیے۔ بمبئی کی قرارداد میں مولانا کے دستخط گاندھی جی کے بعد تھے۔ جب حکومت نے لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کیا تو مولانا بھی لپیٹ میں آ گئے۔ چنانچہ 10 دسمبر 1921ء کو گرفتار ہوئے اور آپ کو ایک سال کی سزا دی گئی۔

1923ء میں جب آپ دوبارہ جیل سے واپس آئے تو آپ نے دیکھا کہ کانگریس میں پھوٹ پڑ چکی ہے۔ موتی لال نہرو اور گاندھی جی میں اصولی اختلاف پیدا ہو چکا تھا۔ اختلاف مٹانے کے لیے مولانا نے دسمبر 1923ء میں پہلی بار کانگریس کے جلسے کی صدارت کی۔

اسی زمانے میں کانگریس کی ساکھ بہت گر گئی۔ آخر کار 1924ء میں جب گاندھی جی جیل سے باہر آئے تو انہوں نے ایک سو گیارہ دن کا مرن برت رکھا۔ اس کے زیر اثر اتحاد کانگریس دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس میں مولانا نے سمجھوتے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی اور بہت حد تک کامیاب ہوئے۔

سائمن کمیشن کے خلاف اور آل پارٹیز کانگریس میں مولانا آزاد بے خوفی اور بے پروا ''انفرادیت'' سے تقریریں کیا کرتے تھے۔ 1930ء میں ستیہ گرہ کی تحریکوں اور گاندھی جی کی گرفتاری کے بعد مولانا نے ایک بار پھر اپنی شخصی قیادت کا ثبوت دیا۔ بنگال، پنجاب اور صوبہ سرحد کے لاکھوں مسلمانوں نے ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ گاندھی جی کی گرفتاری کے بعد مولانا بھی گرفتار ہو گئے۔

1940ء میں مولانا آزاد ایک بار پھر کانگریس کے صدر ہوئے۔ انہوں نے ستیہ گرہ کی مہم میں زور شور سے حصہ لیا۔ نتیجے میں اٹھارہ ماہ کی سزا پا کر جیل چلے گئے۔

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

(البقرہ۔258)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگ سے محفوظ رکھا تو آپ اپنے گھرانے سمیت جن میں حضرت لوط علیہ السلام بھی تھے، شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ لیکن آپ کے ساتھ آزر نہیں تھا، جیسا کہ تالمود کا بیان ہے۔ اس کی رو سے آپ کے والد تارح (آزر) کی وفات حاران میں ہوئی اور وہ آپ کے ہمراہ تھا۔

کنعان کے علاقے میں مقیم ہونے کے بعد آپ نے اولاد کے لیے دعا کی:

''اے میرے پروردگار! مجھے ایک نیک بیٹا عطا کر۔'' (الصفات:100)

حضرت سارہؑ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ خوب صورت تو تھیں لیکن بانجھ۔ جب آپ مصر پہنچے تو فرعون مصر نے ان کی خوب صورتی کے پیش نظر انہیں اپنے محل میں رکھنا چاہا۔ اس موقع پر تورات میں آپ کو کاذب کہا گیا ہے کیونکہ آپ نے اپنی سترہ سالہ بیوی سارہ کو بہن کہہ کر مصریوں کی دستبرد سے محفوظ رکھنا چاہا۔ بائبل میں آیا ہے:

''سو جب ابراہام مصر پہنچا، مصریوں نے اس کی عورت کو دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت ہے، اور فرعون کے امیروں نے بھی اسے دیکھا اور فرعون کے حضور اس کی تعریف کی اور اس عورت کو فرعون کے گھر لے گئے اور اس نے اس کے سبب ابراہام پر احسان کیا کہ اس کو بھیڑ بکری یا گائے بیل، گدھے اور غلام لونڈی اور گدھیاں اور اونٹ ملے۔ پھر خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان کو ابراہام کی بیوی سری (سارہ) کے سبب بڑی مار دی۔ تب فرعون نے ابراہام کو بلا کر اس سے کہا کہ تو نے مجھ سے کیا کیا؟ کیوں نہ بتایا کہ یہ میری بیوی ہے، تو نے کیوں کہا کہ یہ میری بہن ہے؟ یہاں تک کہ میں نے اسے اپنی جورو بنانے کو لیا۔ دیکھ یہ تیری بیوی حاضر ہے۔ اسے لے اور چلا جا اور فرعون نے اس کے حق میں لوگوں کو حکم دیا۔ تب انہوں نے اسے اور اس کی بیوی کو، اور جو کچھ اس کا تھا روانہ کیا۔'' (پیدائش: 14 تا 20)

یوسف ظفر اپنی کتاب ''یہودیت'' میں ابن خلدون اور تورات کے دیگر مفسرین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ فرعون نے اپنی بیٹی ہاجرہ بھی آپ کی زوجیت میں دے دی۔ چونکہ دوسری بیوی رسم و رواج کے مطابق پہلی کی لونڈی بن کر رہتی ہے، اس لیے یہودیوں اور عیسائیوں نے حضرت ہاجرہ کو لونڈی کہہ کر بتایا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ حضرت اسماعیلؑ لونڈی کی اولاد ہونے کی وجہ سے حضرت اسحاقؑ سے کم تر ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہؑ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسا عظیم فرزند عطا کیا۔ ہوسکتا ہے کہ اس بات سے سارہ جل اٹھی اور حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حکم کے مطابق ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو گھر سے دور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ بہرحال حضرت ابراہیمؑ نے ماں اور بچے کو عرب کے تپتے ریگزاروں میں چھوڑ دیا، جہاں اللہ کی قدرت سے چشمہ پیدا ہوا اور آبادی بڑھی۔ (دیکھیے: آب زمزم)

جب حضرت اسماعیلؑ نوجوان ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ واپس آئے اور مکہ کی آبادی دیکھ کر انہوں نے وہاں اللہ کا گھر (کعبہ) تعمیر کیا۔ یہ سب سے پہلی مسجد تھی، جو خدائے واحد کی عبادت کے لیے بنائی گئی۔ اسی لیے تمام مسلمان خانہ کعبہ کا ازحد احترام کرتے ہیں۔

اس واقعہ کے ساتھ ہی حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا ذکر آتا ہے۔ ''جب یہ بچہ بڑا ہوا تو ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے کہا، اے میرے پیارے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ چنانچہ باپ بیٹا دونوں نے اپنے آپ کو اللہ کی رضا پر چھوڑ دیا، اس آزمائش میں جب ابراہیمؑ پورے اترے تو اللہ نے انہیں ''امام للناس'' کا خطاب دیا (البقرہ: 124) اور انہیں ایک اور بیٹے اسحاق کی بشارت دی۔ (الصفات: 101)

قرآن مجید میں آیا ہے: جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے مل کر کعبے کی بنیادوں کو از سر نو تعمیر کرنا شروع کیا تو یہ دعا مانگی:

''اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا۔'' اے ہمارے رب، ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ بلاشبہ تو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا۔'' (البقرہ: 126 تا 128)

ایک روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی تو آپ کی عمر 175 برس تھی۔ آپ الخلیل (ہیبرون) میں مکفلیہ کے غار میں دفن ہوئے۔ یہ مقام بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔

حضرت ابراہیمؑ دین توحید کے پرستار اور علمبردار تھے۔ آپ کے بارے میں یہ تو کہیں وضاحت نہیں ہوئی کہ کیا وحی آپ پر نازل ہوئی تھی یا بعثت محض روحانی تھی؟ البتہ قرآن مجید میں ایک جگہ اس امر کی تصدیق ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے ہم کلام تھا۔ سورہ بقرہ میں اس واقعے کا ذکر ہے، جب آپ کو حیات بعد الموت کا مشاہدہ کرایا گیا:

''اور جب ابراہیمؑ نے کہا، اے میرے رب! مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح مردے کو زندہ کرتا ہے۔ فرمایا، کیا (اس پر) تیرا ایمان نہیں؟ بولے۔ کیوں نہیں۔ (ایمان تو ہے) لیکن میں اپنے دل کے لیے اطمینان چاہتا ہوں۔ فرمایا! اچھا تو چار پرندے لے، پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے، پھر ان میں سے ہر پہاڑ پر ان کا (گوشت کا) ایک ٹکڑا رکھ آ۔ پھر انہیں بلا۔ وہ تیری طرف دوڑ کر آئیں گے اور یقین رکھ کہ اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔'' (260:2)

حضرت ابراہیمؑ کے دین کے بارے میں قرآن مجید میں کئی جگہ ارشاد ہوا کہ آپ موحد مسلم اور راست رو تھے۔ ارشاد ہوتا ہے:

''پھر ہم نے تیری طرف (حضرت محمد ﷺ کی طرف) وحی کی کہ ابراہیم علیہ السلام راست رو (مسلم) کے دین پر چل اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔'' (النحل: 123)

''اے اہل کتاب! تم ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ توریت اور انجیل اس کے بعد ہی اتاری گئیں۔ پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ سنو! تم وہ ہو جو اس میں جھگڑ چکے، جس کا تمہیں علم تھا، پھر اس میں کیوں جھگڑتے ہو، جس کا تمہیں علم نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

شاہکار

اسلامی انسائیکلوپیڈیا

ISLAMI ENCYCLOPEDIA

جلد دوم

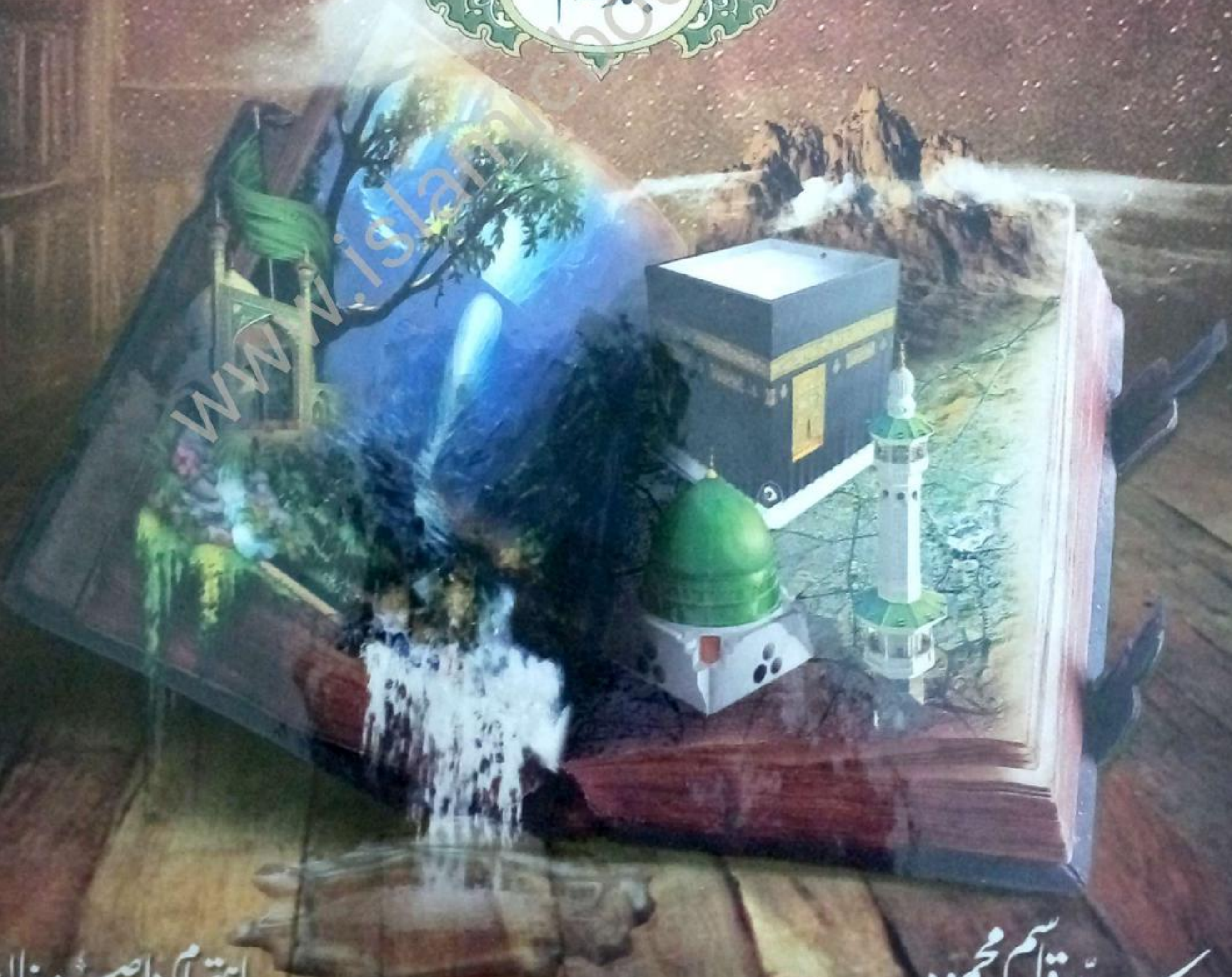

سید قاسم محمود

باہتمام ناصر خان

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR

Brought to you by: www.islamicbookbazar.com

Your friendly & reliable online book store

ج

چاڈ

وسطی افریقہ کا ایک مسلم اکثریتی ملک۔ اس کا شمار دنیا کے غریب ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ دارالحکومت نجامینا ہے جس کی آبادی دس لاکھ ہے۔

تاریخ: چاڈ میں چار ہزار قبل جھیل چاڈ کے کنارے انسان آباد ہوئے۔ خطے میں سرح، سوڈان اور لیبیا کے مسلم تاجروں نے اسلام پھیلایا۔ یہ ملک طویل عرصہ کانم بورنو سلطنت کا حصہ رہا۔ انیسویں صدی میں فرانسیسی چاڈ آ پہنچے۔ انھوں نے جدید اسلحے کی بدولت ملک پہ قبضہ کر لیا۔

فرانسیسیوں نے بحیثیت نوآبادیاتی طاقت چاڈ کے وسائل استعمال کیے۔ تاہم وہ شمالی اور مشرقی چاڈ میں قدم نہ جما سکے جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ مسلمانوں نے غاصبوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔

فرانسیسیوں نے پھر یہ چال چلی کہ مغربی چاڈ میں پادریوں کے ذریعے عیسائیت پھیلا دی۔ پھر انھوں نے مقامی عیسائیوں کو تعلیم یافتہ بنایا اور جب 11 اگست 1960ء کو چاڈ آزاد ہوا تو انھی کو حکومت سونپ گئے۔ چنانچہ مملکت میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود ایک عیسائی رہنما، فرانکوس ٹومبالبی ملک کا صدر بن گیا۔

ٹومبالبی نے انتظامیہ میں زیادہ سے زیادہ عیسائی بھرتی کیے اور مسلمانوں پہ ظلم و ستم کرنے لگا۔ جلد ہی وہ آمر بن بیٹھا اور ملک میں کرپشن کا دور دورہ ہو گیا۔ آخر 1965ء میں مسلمانوں نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ 1975ء میں صدر ٹومبالبی فوجی بغاوت کے دوران مارا گیا۔

چاڈ میں دو سو سے زائد نسلی و لسانی گروہ بستے ہیں۔ آزادی کے بعد بدقسمتی سے وہ ہم آہنگ نہ ہو سکے اور ان میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے۔ ان اختلافات پر صدر ادریس دبی نے کچھ قابو پایا جو 1990ء سے حکومت کر رہے ہیں۔ مگر حزب اختلاف ان پہ آمر ہونے کا الزام لگاتی ہے۔

جغرافیہ: مملکت کا رقبہ بارہ لاکھ چوراسی ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ شمالی حصے میں صحرا ہیں۔ جنوب میں پہاڑ واقع ہیں جہاں ہونے والی بارش جھیل چاڈ کو پانی فراہم کرتی ہے۔

سیاست: چاڈ میں تمام اختیارات کا مالک صدر ہے۔ بذریعہ انتخابات پانچ برس کے لیے منتخب ہوتا ہے۔ وہی وزیراعظم کا انتخاب کرتا ہے۔

انتظامی تقسیم: چاڈ 22 علاقوں میں تقسیم ہے۔ یہ علاقے پھر 200 ذیلی علاقوں میں منقسم ہیں۔

فوج: ملک کی فوج بیس ہزار فوجیوں پہ مشتمل ہے۔

معیشت: خانہ جنگی کے باعث ملک میں انفراسٹرکچر جنم نہیں لے سکا۔ حکومت میں کرپشن

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

بولا تو انھوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔

تاریخ چیچنیا کا ایک اہم موڑ 1785ء سے شروع ہوا جب روسی فوج کوہ قاف پر حملہ آور ہوئی تاکہ پورے خطے کو اپنے زیر نگیں لا سکے۔ تاہم روسیوں کو اگلے پچھتر سال تک چیچنوں اور داغستانیوں کی زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔

انھوں نے شیخ منصور بیگ، غازی مُلّا محمد بیگ، حاجی مراد اور امام شامل کی قیادت میں بے سروسامانی کے باوجود کئی معرکوں میں اپنے سے کہیں زیادہ طاقتور روسی فوج کو شکست دی اور دوست، دشمن سبھی سے داد و تحسین پائی۔ مشہور روسی ادبا، ٹالسٹائی اور پشکن نے چیچن اور داغستانی مجاہدین کی شجاعت کو سراہا اور اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ بدقسمتی سے جدید اسلحے کے باعث روسی آخر کار فتح یاب ٹھہرے جب 1859ء میں امام شامل نے ہتھیار ڈال دیے۔

روسیوں سے لڑائی کے دوران ہی چیچنوں سمیت کوہ قاف کے باشندوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا۔ قبل ازیں وہ عیسائی تھے۔ تبدیلی مذہب کی ایک وجہ یہ تھی کہ عثمانی ترک حکومت نے انھیں مالی و عسکری امداد دی تاکہ وہ مضبوط دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ دوسرے صوفیا نے بڑی سرگرمی و جاہت سے کوہ قاف میں اسلامی تعلیمات پھیلائیں۔ یوں خطے میں نورِ اسلام کی کرنیں پھیل گئیں۔

امام شامل اور دیگر مجاہدین روسیوں کے پنجے سے کوہ قاف کو آزاد کرا کر وہاں شرعی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ اسی لیے کوہ قاف پہ قابض ہو کر روسیوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا۔ چیچن ان کے ظلم و ستم کا خصوصاً شکار ہوئے کیونکہ وہ چھاپہ مار جنگ میں ماہر اور بڑے بہادر تھے۔ ایک روسی جرنیل، الیکسی یرمولوف کا تو کہنا تھا ”میں اسی وقت چین سے بیٹھوں گا جب آخری چیچن بھی مارا جائے گا۔“ یوں روسی حملے نے چیچنوں اور روسیوں کے مابین ازلی نفرت و دشمنی کے بیج بو دیے۔

جب روس نے کوہ قاف پر قبضہ کیا تو چیچنیا، داغستان، انگشتیا، اوسیتا اور دیگر روسی ریاستوں سے لاکھوں مسلمان ہجرت کر کے ترکی یا عرب ممالک میں چلے گئے۔ ادھر روسیوں نے مخالف مسلم رہنما چن چن کر مار ڈالے۔ مساجد پہ پہرے بٹھا دیے اور صرف وہی مولوی ان میں داخل ہو پاتے جو حکومت سے منظور شدہ ہوتے اور روسیوں کے پٹھو ہوتے۔

انیسویں صدی کے آخر میں چیچنیا میں تیل دریافت ہوا۔ تب روسی بڑی تعداد میں چیچنیا آئے تاکہ وہاں کی قومی دولت لوٹ سکیں۔ اس لوٹ مار نے چیچنوں کے زخموں پہ نمک چھڑکا۔ روسی بھی دیگر یورپی نوآبادیاتی طاقتوں کے مانند لالچی اور ظالم تھے۔

روسی تاہم چیچنوں کو مکمل طور پہ مطیع نہ کر سکے۔ جب بھی روس میں کوئی شورش برپا ہوتی، وہ غاصبوں کے خلاف جہاد پھر شروع کر دیتے۔ ان کا یہ جنگجویانہ انداز آج بھی برقرار ہے۔ اسی لیے روس۔ ترک جنگ، انقلاب روس 1905ء، 1917ء کے روسی انقلاب اور پھر خانہ جنگی کے دوران چیچنوں نے ہر بار روسیوں کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا۔

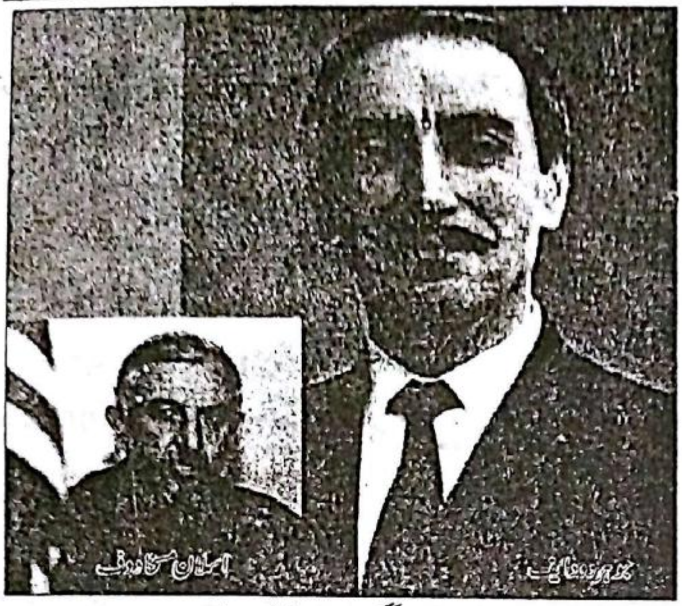

1920ء میں روسی خانہ جنگی اختتام کو پہنچی اور کیمونسٹ کامیاب ہوئے تو انھوں نے چیچنیا اور انگشتیا کو ملا کر سویت نیم خودمختار جمہوریہ کی بنیاد رکھی۔ کیمونسٹ زار شاہی سے زیادہ ظالم نکلے۔ انھوں نے مسلمانوں پہ بدترین تشدد کیا اور مساجد و مدارس پر قفل ڈلوا دیے۔ ان کی کوشش تھی کہ سبھی مسلمان دہریے بن جائیں۔ یوں کیمونسٹوں کی شکل میں چیچنوں اور دیگر اسلامیوں پہ نئی آفت نازل ہوگئی۔

جب روس دوسری جنگ عظیم میں پھنسا تو حسب روایت چیچنیا میں پھر روسیوں کے خلاف جہاد شروع ہو گیا۔ اس کے سرخیل حسن اسرائیل اور ان کے بھائی حسین تھے۔ ان کے لشکر نے مختصر روسی فوج کو شکست دے کر چیچنیا و انگشتیا کا بڑا علاقہ فتح کر لیا۔ پھر ان کی حکومت کو جرمنوں کا تعاون حاصل ہو گیا۔ بدقسمتی سے جرمنی جنگ ہار گیا۔ بعد ازاں روسی پوری طاقت سے حملہ آور ہوئے تو مجاہدین تتر بتر ہونے پہ مجبور ہو گئے۔

روسی صدر، جوزف اسٹالن چیچنوں کی ”بغاوت“ پر سخت طیش میں تھا۔ چناں چہ اس کے حکم پہ جمہوریہ چیچنیا و انگشتیا کی پوری آبادی سائبیریا، قازقستان اور کرغزستان بھجوا دی گئی۔ ان کا ”جرم“ آزادی حاصل کرنے کی خاطر ہتھیار اٹھانا تھا۔ تاریخ میں ہجرت کا یہ انتہائی ظالمانہ اور کربناک عمل ”آپریشن لینٹل“ کے نام سے مشہور ہے۔

یہ آپریشن 23 فروری 1944ء کو شروع ہوا جب ہزاروں مسلح روسی فوجی زبردستی چیچنوں کو سائبیریا بھجوانے لگے۔ اندازے کے مطابق پندرہ سے چالیس لاکھ تک انسان غیر انسانی طریقے سے ہجرت کرنے پہ مجبور کیے گئے۔ ہزاروں راستے میں تکالیف سہنے کے باعث، بیماریوں یا بھوک پیاس کے ہاتھوں چل بسے۔ جنھوں نے جانے سے انکار کیا، انھیں فوراً گولی مار دی گئی۔ یہ ایک طرح سے چیچنوں کی نسل کشی تھی۔ 1957ء میں جب خروشیف حکومت آئی تبھی چیچنوں کو واپس وطن آنے کی اجازت ملی۔

خروشیف حکومت نے ”نرم“ اقدامات کے ذریعے کوہ قاف کے مسلمانوں کو

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

حتی، فلپ کے

(1304ھ/1886ء)۔ لبنان کے مستشرق۔ پورا نام ڈاکٹر فلپ کے حتی۔ شملان کے مقام پر لبنان میں پیدا ہوئے۔ بیروت کی امریکی یونیورسٹی میں تعلیم

پائی۔ 1908ء میں امریکہ چلے گئے اور کولمبیا یونیورسٹی میں تحقیق کرتے رہے۔ وہاں سے مشرقی ادبیات والسنہ میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی اور وہیں پروفیسر مقرر ہو گئے۔ پہلی جنگ یورپ 1919ء میں ختم ہوئی تو آپ کو بیروت کی یونیورسٹی میں طلب کر لیا گیا۔ آپ تاریخ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ 1926ء تک وہیں رہے، پھر امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی میں تاریخ عرب کے پروفیسر مقرر ہو گئے۔ بعدازاں آپ مشرقی درسیات کے ایک شعبے کا رئیس بنا دیا گیا۔ 1954ء تک تمام مناصب سے سبکدوش ہوئے۔ بعدازاں مختلف اداروں اور انجمنوں میں بھی آپ کو منفرد حیثیت حاصل رہی۔

آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت ''تاریخ'' عرب کو حاصل ہوئی۔ اس کتاب کا مختصر ایڈیشن بھی انہوں نے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ''تاریخ شام'' ''تاریخ لبنان'' اور ''اسلامی ریاست کی ابتداء'' آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

حج

لغوی معنی قصد کرنا، ارادہ کر کے کسی جگہ جانا۔ شرعی اصطلاح میں مکہ مکرمہ جا کر بیت اللہ، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ وغیرہ کا قصد کرنے اور طواف دیگر مناسک حج ادا کرنے اور مقررہ آداب و اعمال بجالانے کا نام حج بیت اللہ ہے۔ یہ ذی الحج 9ھ / مارچ 631ء میں مسلمانوں پہ فرض ہوا۔ حج اسلام کے پانچ ارکان بنیادی میں سے آخری رکن ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔'' (971:3)

حج کے لیے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو مرکز اجتماع قرار دیا۔ یہ خدا کا پہلا گھر تھا جو نوع انسانی کے لیے قبلہ مقرر کیا گیا۔ قرآن مجید کی رو سے اس کا محل وقوع مکہ مکرمہ میں ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

''یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر کی جگہ تجویز کی تھی۔۔۔ اور لوگوں کو حج کے لیے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں۔'' (27:22)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا، جو شخص اللہ (کی رضا) کے لیے حج کرے، پس اس میں نہ شہوت کی بات کرے نہ گناہ کرے، وہ (گناہوں سے) اس دن کی طرح (پاک صاف) ہو جاتا ہے جب کہ اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مشکوٰۃ)

حج کی حقیقت

حج کی حقیقت خدا کی رحمتیں اور برکات پانے کی خاطر کعبہ میں حاضری دینا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح خدا کی دعوت پر لبیک کہنا اور حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی عظیم الشان قربانی کی روح کو زندہ کرنا ہے۔ یعنی ان دو برگزیدہ بندوں کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے تسلیم و رضا فرمانبرداری اور اطاعت کیشی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دینا، اس معاہدہ عبودیت کے اظہار کو اسی طرح بجالانا ہے جس طرح وہ ہزاروں برس پہلے بجالائے اور خدا کی نوازشوں اور بخششوں سے مالا مال ہوئے۔ یہی ملت ابراہیمی اور یہی حقیقی اسلام ہے۔ یہی روح اور یہی باطنی احساس اور جذبہ ہے جس کو حاجی ان بزرگوں کے مقدس اعمال اور قدیم دستور کے مطابق حج میں اپنے عمل اور کیفیت سے مجسم کر کے ظاہر کرتے ہیں۔ تمدن کے اس ابتدائی دور کی طرح وہ ان دنوں بن سلے اور سادہ کپڑے پہنتے ہیں۔ یوں وہ اپنے آپ کو حضرت اسماعیلؑ کی طرح خدا کے حضور میں نذر کرنے جاتے ہیں۔ اس لیے اتنے دنوں تک (یعنی احرام کے زمانے میں) سر کے بال نہ منڈاتے ہیں نہ ترشواتے ہیں۔ دنیا کے عیش و نشاط اور تکلف کی زندگی سے پرہیز کرتے ہیں یعنی نہ خوشبو لگاتے ہیں نہ سلے کپڑے پہنتے ہیں، نہ سر ڈھانپتے ہیں نہ خوشبودار کھانا کھاتے ہیں نہ شکار کرتے ہیں نہ کسی کی جان لے سکتے ہیں، نہ بیوی سے ہم بستر ہو سکتے ہیں اور اسی والہانہ انداز سے جس طرح ابراہیمؑ و اسماعیلؑ تین دن کے سفر کے گرد و غبار میں اٹے ہوئے، دوڑتے ہوئے، خدا کے گھر میں آئے تھے، آتے ہیں جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی پکار پر لبیک کہا تھا، وہی تین ہزار برس پہلے کا ترانہ ان کے لبوں پر ہوتا ہے:

''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، سب خوبیاں اور سب نعمتیں تیری ہیں اور سلطنت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

وہ خود سپردگی کی آمادگی کا ترانہ اور توحید کی صدا، ان تمام مقامات اور حدود میں بلند کرتے پھرتے ہیں جہاں جہاں ان دونوں بزرگوں کے نقش قدم پڑے تھے۔ چونکہ وہ اپنے آپ کو روحانی طور پر خدا کی قربان گاہ پر نذر کرنے چلتے ہیں، اس لیے اپنے آپ کو سات دفعہ اس بیت اللہ کے چاروں طرف پھرا کر تصدیق کرتے ہیں، پھر جہاں سے جہاں تک (صفا و مروہ تک) حضرت ابراہیم دوڑتے گئے تھے کہ مروہ پر پہنچ کر بیٹے کی قربانی کریں گے، وہاں سب دوڑتے اور دعا کرتے اور گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ عرفات کے سب سے بڑے میدان میں جمع ہو کر اپنی تمام گذشتہ عمر کے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہیں۔ خدا کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں، قصور معاف کراتے، روتے اور آئندہ زندگی کے لیے خدا کے ہاتھ پر اس کی عبودیت، بندگی، اور اطاعت کا نیا عہد و پیمان باندھتے ہیں اور یہی درحقیقت حج کا اصلی رکن ہے۔

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

مولانا حسرت موہانی کا بہت بڑا حصہ ہے۔ 1938ء میں ہندی مسلمانوں کے وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے قاہرہ کی فلسطین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ 1945ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یوپی اسمبلی اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

تقسیم ہندوستان کے بعد مولانا بھارت میں مقیم رہے۔ بھارتی مسلمانوں کے لیے آپ کا وجود بہت بڑا سہارا تھا۔ بھارتی پارلیمنٹ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب مولانا حسرت موہانی کے علاوہ کوئی ایسا رکن نہ تھا جو مسلمان کے جذبات کی ترجمانی کرے۔ مولانا نے 75 برس کی عمر میں لکھنؤ میں وفات پائی اور وہیں باغ مولانا انوار میں دفن ہوئے۔ اولاد میں 5 لڑکے اور دو لڑکیاں شامل ہیں۔

مولانا کی زندگی صحیح معنوں میں ایک مرد مسلمان کی زندگی تھی۔ آپ کا ظاہر وباطن یکساں تھا۔ مولانا جس بات کو حق سمجھتے، اس کو بغیر کسی تامل کے بغیر گھٹائے بڑھائے، اور کسی مصلحت اور موقع کا انتظار کیے بغیر کہہ دیتے تھے۔ مولانا نے مالی عسرت کے باوجود گیارہ حج کیے۔ بارہ مرتبہ مدینہ طیبہ میں حاضری دی۔ مولانا کی تصانیف میں شرح دیوان غالب، متروکات سخن، مشاہدات زنداں، انتخاب سخن اور ایک دیوان شامل ہے۔

حسن

خوبصورت، اچھا۔ حسن مذکر ہے اور حسنہ مونث۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور خوش گفتاری سے بلا۔'' (16: 125)

علم حدیث میں حسن تین اہم اقسام حدیث میں سے ایک قسم ہے۔ حسن وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے ثقہ ہونے پر پورا اتفاق ہو خواہ اس میں کسی دوسری معمولی وجہ سے کچھ کمزوری بھی پائی جائے۔

حسن البناء شہید

(1334ھ/اکتوبر 1936ء۔1369ھ/فروری 1949ء) مصر کی مذہبی وسیاسی جماعت، اخوان المسلمون کے بانی۔ والد کا نام احمد بن عبدالرحمٰن تھا۔ محمودیہ میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ والد کا پیشہ گھڑی سازی تھا لیکن وہ ازہر کے تعلیم یافتہ تھے۔ ان کا معمول تھا کہ دن کا ایک حصہ روزی کمانے کے لیے گھڑی سازی میں صرف کرتے، بقیہ اوقات فقہ وحدیث کے مطالعے اور قرآن کی تدریس میں گذارتے۔ بعد میں اعزازی طور پر اپنے گاؤں کی ایک مسجد میں خطیب ہوگئے۔ چنانچہ حسن البناء نے ایسے گھر میں پرورش پائی جو دینی ماحول کے باوجود علم وفضل اور اعلیٰ اسلامی ماحول سے آراستہ تھا۔

آپ کی ابتدائی تعلیم میں والد کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بچپن میں والد سے قرآن مجید حفظ کیا۔ بعد میں محمودیہ ہی کی ایک ابتدائی درس گاہ میں داخلہ لیا جہاں اپنے استاد محمد زہران سے اخلاقی تربیت پائی۔ پھر مدرسہ اعدادیہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد منہور کے ٹیچرز ٹریننگ اسکول میں داخلہ لے لیا۔ تین سالہ کورس پاس کرنے کے بعد آپ کو ضلعی بورڈ کی طرف سے معلمی کے فرائض سونپے گئے۔ لیکن آپ نے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے قاہرہ کے دارالعلوم (موجودہ قاہرہ یونیورسٹی) میں داخلہ لے لیا۔ وہ اس زمانے میں چھوٹا ازہر کہلاتا تھا۔ جولائی 1927ء میں آپ نے دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی اور اسماعیلیہ میں مدرس ہوگئے۔ اس وقت آپ کی عمر 21 سال تھی۔ آپ 1933ء تک وہیں مقیم رہے۔ اس دوران میں آپ نے اسماعیلیہ کے معاشرتی حالات کا مطالعہ کیا تاکہ دعوت وتبلیغ کے لیے ایسا اسلوب اور طریق کار اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوسکے۔ چنانچہ ابتدائی مطالعہ وتفکر کے بعد آپ نے مسجدوں کے بجائے قہوہ خانوں میں اشاعت دعوت اور اصلاح فکر کا کام شروع کیا۔ اجتماعات کے لیے تکیوں اور زاویوں کو منتخب کیا گیا۔

1928ء میں اخوان المسلمون کی بنیاد رکھی۔ 1933ء تک جماعت کا کام اس حد تک بڑھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد آپ کو معلمی کا منصب ترک کرکے ہمہ تن تحریک کے لیے وقف ہونا پڑا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران حسن البناء کے ساتھ حکومت کا رویہ خاصا سخت ہوگیا۔ سری پاشا اور پھر نقراشی پاشا کی وزارت کے زمانوں میں تھوڑی مدت قید بھی رہے۔ اس زمانے میں اخوان کی سرگرمیوں کو سختی سے دبا دیا گیا۔ بعد ازاں اخوان اور حکومت کی باہمی کش مکش بڑھ گئی۔ دسمبر 1948ء میں نقراشی پاشا قتل ہوا تو اس تحریک کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ اس کے چند ماہ بعد آپ کو شہید کردیا گیا۔

آپ کی تصانیف میں ''مذکرات الدعوۃ والدعیۃ''۔ ''رسالۃ الجہاد''۔ ''دعوتنا فی طور جدید''۔ ''الرسائل الثلاث''۔ ''بین الامس والیوم''۔ ''الاخوان المسلمون تحت رایۃ القرآن'' اور ''مشکلاتنا فی ضوء النظام الاسلامی'' شامل ہیں۔

حسن البناء سیماب وش، محوتب وتاب اور ناآشنائے سکون انسان تھے۔ آپ کے دن اسلام کی دعوت اور اشاعت کی خدمت میں گزرتے اور راتیں خدا کے سامنے حاضری اور آہ وزاری کے لیے وقف رہتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ روحانیت، بے کراں جذبہ عشق اور اخلاص وعزیمت کی عظیم دولت عطا فرمائی تھی۔ آپ نے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا پسماندگان میں چھوڑا۔

حسن ابدال

پاکستان کے ضلع اٹک کا ایک شہر اٹک سے چالیس کلومیٹر دور مشرق میں واقع ہے۔ یہ قدیم ٹیکسلا کے گردونواح میں پھیلے آثار کا ایک حصہ ہے۔ سطح سمندر سے اوسطاً 1450 فٹ بلند ہے۔ چشموں اور باغات کی کثرت کی وجہ سے مغل مورخین نے اسے لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسین ترین منزل لکھا ہے۔ 1896ء میں یہاں ریلوے اسٹیشن بنایا گیا۔ گذشتہ چالیس برسوں میں یہاں چھ سو سے زائد کنویں کھودے

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

دیا۔ دارا پر الحاد و بے دینی کے الزام میں مقدمہ چلا اور علماء کے فتوے سے اسے قتل کر دیا گیا۔ مقبرہ ہمایوں کے احاطے میں دفن ہوا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ دارا ہندو فلسفے کے زیر اثر تھا۔ اس کے مسلمان صوفیا سے بھی گہرے تعلقات تھے۔ دارا اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ویدانت اور تصوف باہم مخالف نہیں لہٰذا اس کے ذریعے حق کا ادراک کرنا چاہیے۔ اپنشدوں کے ترجمے میں (جسے وہ وحدت کا سرچشمہ بیان کرتا ہے) دارا نے اسلام اور ہندومت کے مشترکہ نظریات کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ ہندو فلسفے اور صنمیات سے متاثر ہونے کی وجہ سے وہ بعض ملحدانہ نظریات کی طرف مائل ہو گیا۔ ذیل کی تصانیف داراشکوہ کی یادگار ہیں۔ (1) سفینۃ الاولیاء۔ (2) سکینۃ الاولیاء۔ (3) رسالہ حق نما۔ (4) حسنات العارفین، اس میں مختلف سلسلوں کے اولیاء کے اقوال درج ہیں۔ (5) مکالمہ بابا لال و داراشکوہ۔ (6) مجمع البحرین، دیانت اور تصوف کی مصطلحات کا تقابلی مطالعہ۔ (7) سر اکبر۔ پچاس اپنشدوں کا ترجمہ۔

دارالاسلام

اسلام کا گھر۔ فقہائے اسلام کی اصطلاح میں دارالاسلام سے مراد ایسی ریاست یا ملک ہے جس کا سربراہ مسلمان ہو، جہاں اسلامی شریعت کے احکام عملی طور پر نافذ ہوں اور جہاں کی رعایا مسلمانوں اور اہل کتاب غیر مسلموں پر مشتمل ہو۔ دارالاسلام کی غیر مسلم رعایا نے اگر برضا و رغبت اسلامی ریاست کی تشکیل میں حصہ لیا اور دارالاسلام کے دفاع کے لیے اپنے مسلمان ہم وطنوں کے ساتھ بقائے باہمی کے اصول پر زندگی بسر کرنے کا عہد و پیمان کیا، تو شہریت میں ان کے حقوق و فرائض مسلمانوں کے برابر ہوں گے۔ اگر ایسی صورت نہ ہو اور غیر مسلم شوکت اسلام اور مسلمانوں کے عدل گستری سے متاثر ہو کر یا مفتاح قوم کی حیثیت سے اسلامی ریاست کی رعایا ہونا قبول کریں تو انہیں ذمی کہا جائے گا۔ ذمیوں اور عامۃ المسلمین کے حقوق و فرائض میں بجز اس کے کچھ فرق نہیں کہ ذمی شہریوں کے جان و مال کی حفاظت اسلامی ریاست کا فرض ہوگا۔ ذمی اسلامی ریاست کے دفاع کے فریضے سے مستثنیٰ ہوں گے۔ ذمیوں کا فرض ہوگا کہ وہ جزیہ کے ذریعے دارالاسلام کی معاونت کریں۔ بنیادی شہری حقوق میں ذمیوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

دارالاسلام کے برحق قانونی سربراہ کے خلاف اگر کوئی فرد یا گروہ خروج کرے یا بغاوت کرے تو اسے اطاعت کی دعوت دی جائے گی۔ انکار کی صورت میں ان سے قتال واجب ہے جس میں شریک ہونا جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دارالاسلام کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام انجام دے۔ اگر مسلمانوں پر ظلم ہو یا دارالاسلام پر مشرکین اور کفار حملہ آور ہوں تو امام وقت (سربراہ ریاست) جہاد کا اعلان کرے گا۔ اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو صلح کا حکم ہے۔ اگر صلح پر آمادہ نہ ہوں تو سرکوبی کرنا ضروری ہے۔ اگر داخلی طور پر دارالاسلام کو کوئی خطرہ ہو تو اس وقت بھی جہاد فرض ہے۔ مثلاً کوئی گروہ مرکزی حکومت کو چیلنج کرتے ہوئے فرائض اسلام یا بیت المال کے واجبات ادا کرنے سے انکار کر دے۔

دارالحدیث

حدیث پڑھانے کا مخصوص ادارہ۔ جب تک ایسے مخصوص ادارے وجود میں نہ آئے حدیث کی تعلیم مسجدوں میں ہوا کرتی تھی۔ امام مالکؒ مسجد نبوی میں درس حدیث دیا کرتے تھے۔ امام بخاریؒ تیسری صدی ہجری کے اوائل میں بصرہ آئے اور ایک مسجد میں درس حدیث دینا شروع کیا۔ قاہرہ میں امام شافعی کا ایک شاگرد تیسری صدی ہجری میں مسجد ابن طولون میں حدیث کا درس دیا کرتا تھا۔ جب مخصوص اداروں کی بنیاد پڑ گئی تو لوگ مسجدوں اور استادوں کے ذاتی مکانات کی بجائے دارالحدیث کی طرف کھنچنے لگے۔ پہلا ادارہ جو خاص طور پر دارالحدیث کہلایا، اس کی بنیاد نورالدین زنگی (۔569ھ/1174ء) نے دمشق میں رکھی۔ وہ خود حنفی تھا لیکن اس نے اس مدرسے کو شافعیوں کے لیے مخصوص کر دیا۔ مورخ و محدث عبداللہ بن عساکر (۔571ھ/1176ء) دارالحدیث کے صدر مقرر ہوئے۔ اس پہلے دارالحدیث کے کھل جانے سے اسی قسم کے متعدد ادارے قائم ہو گئے جن کے ساتھ مشہور مورخین اور محدثین وابستہ تھے۔ پہلے پہل یہ زیادہ تر دمشق اور اس کے نواح میں کھلے اور بہت جلد تمام اسلامی دنیا میں پھیل گئے۔

دارالحرب

لغوی معنی لڑائی کا گھر۔ فقہی اصطلاح میں دشمنان اسلام کا وہ علاقہ یا ملک جس کے باشندے دعوت اسلام مسترد کر کے مسلمانوں کے خلاف سرکشی اور عداوت کا اظہار کریں اور جہاں مسلمانوں اور ذمیوں کی عبادت گاہیں محفوظ نہ ہوں۔ دارالاسلام کا کوئی علاقہ کفار کے قبضے میں چلا جائے تو وہ بھی دارالحرب بن جاتا ہے بشرطیکہ وہاں اسلامی شریعت کے بجائے کافرانہ قوانین نافذ ہو جائیں۔ بعض علماء اسلام کی عملداری سے نکل جانے والے علاقے کو اس وقت تک دارالحرب کہنے میں احتیاط برتتے ہیں جب تک اس میں اسلام کا حکم بھی نافذ رہے۔ شرک وعناد کی سرزمین دارالحرب قرار پاتی ہے۔ کفار کی سرزمین اس وقت تک دارالحرب نہیں بنتی جب تک لوگ دعوت اسلام مسترد کر کے دارالاسلام کے خلاف برسر پیکار نہ ہوں۔

امام ابن قیم نے لکھا ہے کہ دارالحرب پر بلا وجہ حملہ جائز نہیں۔ پہلے دعوت اسلام واجب ہے اور مسترد ہو جانے پر جہاد فرض ہوگا۔ اگر دارالحرب، دارالاسلام پر حملہ آور ہو تو اس وقت دعوت اسلام کی شرط کے بغیر جہاد فرض ہوگا۔ بلاد اہل حرب پر اگر لشکر اسلام بزور شمشیر قبضہ کر لے تو ان پر جزیہ عائد کیا جائے گا۔ ذمیوں میں سے کوئی

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

دنیائے اسلام......ایک نظر میں

نام	دارالحکومت	آزادی کا دن	رقبہ (مربع کلومیٹر)	آبادی	مجموعی قومی پیداوار	فی کس سالانہ آمدنی (ڈالر میں)	شرح خواندگی
آذربائیجان	باکو	18 اکتوبر 1991ء	86,600	91 لاکھ 65 ہزار	71.04	11491	96.3
آئیوری کوسٹ	یاموسوکوارو	17 اگست 1960	322,460	2 کروڑ 6 لاکھ	24.27	1038	35.0
اردن	عمان	25 مئی 1946ء	89,342	64 لاکھ	31.35	4901	84.8
اریٹیریا	اسمارہ	24 مئی 1993ء	117,600	60 لاکھ	3.362	600	58.6
ازبکستان	تاشقند	1 ستمبر 1991ء	447,400	2 کروڑ 81 لاکھ 88 ہزار	46	1752	97.0
افغانستان	کابل	19 اگست 1912ء	652,230	2 کروڑ 98 لاکھ 35 ہزار	19.05	619	29.8
البانیہ	ترانا	28 نومبر 1912ء	28,748	3 کروڑ	12.3	3821	25.0
الجزائر	الجزائر	5 جولائی 1962ء	2,381,741	3 کروڑ 50 لاکھ	206	5659	58.8
انڈونیشیا	جکارتہ	17 اگست 1945ء	1,904,569	24 کروڑ 50 لاکھ	894	3660	82.9
ایتھوپیا	عدیس بابا	1952ء	1,104,300	9 کروڑ	30.25	500	25
ایران	تہران	1979ء	1,648,195	7 کروڑ 78 لاکھ	483	6355	66.4
بحرین	منامہ	16 دسمبر 1971ء	760	12 لاکھ 15 ہزار	26.51	23000	84.1
برکینافاسو	اواگاڈوگو	5 اگست 1960ء	274,200	1 کروڑ 51 لاکھ	10.27	592	18.0
برونائی دارالسلام	بندرسری بیگوان	1 جنوری 1984ء	5,765	4 لاکھ 18 ہزار 90	16.85	38871	87.0
بنگلہ دیش	ڈھاکہ	26 مارچ 1971ء	143,998	15 کروڑ 85 لاکھ 70 ہزار	118	791	37
بوسنیا	سارا جیو	1 مارچ 1992ء	51,197	46 لاکھ 22 ہزار	10	1200	97
بینن	پورٹ نوو	یکم اگست 1960	112,602	93 لاکھ 25 ہزار	7.54	806	34.3
پاکستان	اسلام آباد	14 اگست 1947	796,095	18 کروڑ 73 لاکھ 50 ہزار	230	1288	38
تاجکستان	دوشنبے	9 ستمبر 1991ء	143,100	76 لاکھ 27 ہزار	7.26	911	96.7
ترکمانستان	اشک آباد	27 اکتوبر 1991ء	488,100	49 لاکھ 97 ہزار	34	5960	97.7
ترکی	انقرہ		783,562	7 کروڑ 88 لاکھ	783	10457	81.1
تنزانیہ	دارالسلام	9 دسمبر 1961ء	947,300	4 کروڑ 74 لاکھ 66 ہزار	58.44	1400	69.
تیونس	تونس	20 مارچ 1956ء	163,610	1 کروڑ 7 لاکھ	45	4151	64.1
جبوتی	جبوتی	27 جون 1977ء	23,200	7 لاکھ 57 ہزار	1.36	1507	44.2
چاڈ	انجمینہ	11 اگست 1960ء	1,284,000	1 کروڑ 8 لاکھ	9.72	905	46.0
سعودی عر[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

مسلم اقلیتیں...... ایک نظر میں

نام ملک	کل آبادی	مسلم آبادی	فیصد
آسٹریا	84 لاکھ	4 لاکھ 75 ہزار	5.7
آسٹریلیا	2 کروڑ 28 لاکھ	3 لاکھ 99 ہزار	1.9
آئرلینڈ	44 لاکھ 81 ہزار	43 ہزار	0.9
اٹلی	6 کروڑ 7 لاکھ	16 لاکھ	2.7
ارجنٹائن	4 کروڑ 1 لاکھ	10 لاکھ	2.5
استوائی گنی	7 لاکھ	28 ہزار	4.1
اسپین	4 کروڑ 61 لاکھ	11 لاکھ	2.4
اسرائیل	79 لاکھ	13 لاکھ	17.8
امریکہ	31 کروڑ 96 لاکھ	26 لاکھ	0.9
انگولا	1 کروڑ 23 لاکھ	1 لاکھ 95 ہزار	1.0
برازیل	19 کروڑ 23 لاکھ	2 لاکھ 4 ہزار	0.1
برطانیہ	6 کروڑ 23 لاکھ	29 لاکھ	4.7
برما	4 کروڑ 83 لاکھ	19 لاکھ	3.8
برونڈی	86 لاکھ	1 لاکھ 84 ہزار	2.2
بلغاریہ	74 لاکھ	10 لاکھ 2 ہزار	13.4
بھارت	1 ارب 21 کروڑ	18 کروڑ	14.7
بیلارس	95 لاکھ	19 ہزار	0.2
بیلجیم	1 کروڑ 8 لاکھ	6 لاکھ 38 ہزار	6.0
پاناما	34 لاکھ	25 ہزار	0.7
پرتگال	1 کروڑ 81 لاکھ	65 ہزار	0.6
پولینڈ	3 کروڑ 32 لاکھ	20 ہزار	0.1
تائیوان	2 کروڑ 32 لاکھ	23 ہزار	0.1

نام ملک	کل آبادی	مسلم آبادی	فیصد
تھائی لینڈ	7 کروڑ	40 لاکھ	5.9
ٹرینڈاڈ اینڈ ٹوباگو	13 لاکھ 17 ہزار	78 ہزار	5.8
ٹوگو	85 لاکھ	8 لاکھ 27 ہزار	12.2
جاپان	12 کروڑ 77 لاکھ	1 لاکھ 85 ہزار	0.1
جارجیا	45 لاکھ	4 لاکھ 42 ہزار	10.5
جرمنی	8 کروڑ 17 لاکھ	42 لاکھ	5.2
جنوبی افریقہ	5 کروڑ 6 لاکھ	7 لاکھ 37 ہزار	1.5
جنوبی سوڈان	90 لاکھ	10 لاکھ	12.0
جنوبی کوریا	4 کروڑ 86 لاکھ	75 ہزار	6.2
چین	1 ارب 34 کروڑ	18 کروڑ 35 لاکھ	1.8
ڈنمارک	56 لاکھ	2 لاکھ 26 ہزار	4.1
روس	14 کروڑ 21 لاکھ	1 کروڑ 64 لاکھ	11.8
رومانیہ	2 کروڑ 14 لاکھ	73 ہزار	0.3
روانڈا	1 کروڑ 7 لاکھ	1 لاکھ 88 ہزار	1.8
ری یونین	8 لاکھ 27 ہزار	35 ہزار	4.2
زمبابوے	1 کروڑ 27 لاکھ	9 لاکھ 9 ہزار	0.9
زیمبیا	1 کروڑ 30 لاکھ	59 ہزار	0.4
سربیا	71 لاکھ	3 لاکھ	3.8
سلوانیا	20 لاکھ 56 ہزار	49 ہزار	2.4
سنگاپور	52 لاکھ	7 لاکھ 21 ہزار	14.9
سری لنکا	2 کروڑ 6 لاکھ	71 لاکھ 25 ہزار	8.5
سری نام	5 لاکھ 24 ہزار	84 ہزار	15.9

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

اشاریہ مضامین

یہ ''شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' کی دونوں جلدوں میں شامل مضامین کا مکمل اشاریہ ہے۔ پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوئی ضروری مضمون شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔ اس کے باوجود اگر کوئی مضمون ہم سے چھوٹ گیا ہو یا کسی مضمون کے متن میں کوئی خامی نظر آئے، تو براہ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی صحت کا خیال رکھا جائے۔

آبادان 33
آبادان بحران 33
آبادی بانو بیگم 33
آب حیات 33
آبری 33
آب زمزم 34
آب کوثر 35
آبی سیاست 35
آتش 35
آتش پرستی 36
آتش زردشت 36
آتش کدہ 37
آتش موسیٰ 37
آتش نمرود 37
آپریشن ڈریگن کنگ 38
آثار 38
آثار قیامت 38
آجکس آپریشن 39
آچے 39
آخر (دیکھئے اسماء الحسنیٰ) 40
آخرت 40
آخز 41
آخریاہ 42
آخش 42
آخیاب 42
آداب 42
آدانہ 43
آدمؑ 43
آدم بابا 47
آدم بن عبدالعزیز 47
آدم بنوری 47
آدم سہروردیؒ 48
آدم شاہ کلہوڑا میاں 48
آدم شہیدؒ 48
آدم صوفی 49
آدم کاپل 49
آدم کا پھل 49
آدم کا سانپ 49
آدم کی چوٹی 49
آدم ملک 50
آدم لی 50
آدمؒ ابن عطاء 50
آدمی 50
آذربائیجان ملک 50
آذربائیجان، ایرانی 52
آذری 52
آرارات 53
آرام 53
آرامی زبان 53
آرامی قبائل 54
آربری، آرتھر جان 55
آرخان 55
آرسی ڈی 55
آرک 55
آرکاٹ 56
آرمڈ اسلامک گروپ 56
آرمسٹرانگ، کیرن 56
آرمیلیا 56
آرنلڈ سرتھامس 57
آریہ سماج 58
آریوس 58
آزاد، ابوالکلام 58
آزاد بلگرامی 60
آزادی 61
آزادی کی تحریکیں 61
آزادی نسواں تحریک 61
آزر 62
آسا 62
آسام 63
آسام ایجی ٹیشن 63
آستر 63
آسٹریلیا 63
آسمان 63
آسمانی کتب 64
آسیہ 65
آسیہ بنتِ جاراللہ 65
آصف بن برخیاہ 65
آصف الدولہ 65
آصفیہ سلطنت 65
آغا خان (اول تا چہارم) 66
آغا آفندی جوبان زادہ 67
آغا محمد خان قاچار 68
آغس سلیم حاجی 68
آفاق خواجہ 68
آفتاب پرستی 68
آفتاب ہند سہروردی 69
آفندی 70
آقا خان کرمانی مرزا 70
آق صو 70
آق قویونلو 70
آکسوم 70
آگنگ، سلطان 71
آگینگ، سلطان 71
آل احمد، مولانا 71
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس 71
آل حم 71
آل رسول ﷺ 71
آل ریتھین مسلم موومنٹ 74
آل زبیر 74
آل عبا 74
آل عمران (سورۃ) 74
آل محمد (دیکھئے آل رسولؐ) 75
آل نبی (دیکھئے آل رسولؐ) 75
آلودگی 75
آلوسی 75
آمدی 75
آمر باحکام اللہ 76
آمریت 76

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

آمنہؓ، حضرت 76
آمنہ، رملیہ 77
آموص 77
آمین 77
آنند مٹھ 77
آہنگر، شیخ موسیٰ 77
آہ و بکا 78
آئزن ہاور 78
آئین 78
آئینی انقلاب 79
آیات (دیکھیے آیت) 80
آیات الحفظ 80
آیا صوفیا 80
آیت 81
آیت الفتح 82
آیت الکرسی 82
آیت اللہ 82
آئی ایم ایف 83
آئیوری کوسٹ 83

﴿ا﴾

ابابیل 85
اباحیہ 85
اباظہ 85
اباضیہ 86
ابان بن تغلب 86
ابانؓ بن سعید 86
ابان بن عثمان 86
ابجد 86
ابخازیہ 87
ابد 87
ابدال 87
ابدال چشتیؒ، ابواحمد 87
ابدالی 87
ابدالی احمد شاہ 88
ابدیت 88
ابراہیم آلتن سرین 88
ابراہیم بابنگدا 89
ابراہیمؑ، حضرت 89
ابراہیم، سورۃ 92
ابراہیم بک 92
ابراہیم بن ادھم 92
ابراہیم بن اسحاق 93
ابراہیم بن جندب 93
ابراہیم بن سنان 93
ابراہیم بن اشتر 93
ابراہیم بن عبداللہ 94
ابراہیم بن محمد ﷺ 94
ابراہیم بن مہدی 94
ابراہیم بن ولید 94
ابراہیم پاشا 95
ابراہیم پاشا 95
ابراہیم حانونو 95
ابراہیم حقی پاشا 95
ابراہیم خان 96
ابراہیم رودگوا 96
ابراہیم سلطان علی 96
ابراہیم سلیمان سیٹھ 96
ابراہیم شناسی 96
ابراہیم شاہد 96
ابراہیم طوفان 97
ابراہیم عادل شاہ 97
ابراہیم عبود 97
ابراہیم عثمانی 97
ابراہیم لودھی 97
ابراہیم علی چشتی محمد 97
ابراہیم متفرقہ 98
ابراہیم مختار شیخ 98
ابراہیم موصلی 98
ابراہیم ناصر 98
ابراہیم نخعی 98
ابراہیم الیزجی 98
ابراہیمی محمد بشیر 99
ابرہہ 99
ابشیہی 99
ابل (اونٹ) 99
ابلیس 99
ابن اجروم 100
ابن الابار 100
ابن اللہ 100
ابن ابی اصیبعہ 100
ابن ابی اوفیٰؓ 100
ابن ابی جمہور 100
ابن ابی حاتم 101
ابن ابی الحدید 101
ابن ابی دنیا 101
ابن ابی ذئب 101
ابن ابی زید قیروانی 101
ابن ابی شیبہ 101
ابن ابی عز 101
ابن ابی لیلیٰ (638ء۔702ء) 101
ابن ابی لیلیٰ (693ء۔765ء) 101
ابن اثیر 102
ابن اللہ 102
ابن اسحاق 102
ابن ام مکتومؓ 103
ابن باجہ 103
ابن ایاس 103
ابن بابویہ 103
ابن برجان 103
ابن بطوطہ 103
ابن بکار 104
ابن البنا بغدادی 104
ابن البنا۔ مراکشی 104
ابن بیطار 105
ابن تغری بردی 105
ابن تلمیذ 105
ابن تومرت 105
ابن تیمیہ، امام 105
ابن جبیر 106
ابن جریج 106
ابن جریر 107
ابن جزری 107
ابن جزلہ 107
ابن جلجل 107
ابن جماعت 107
ابن جنی 107
ابن جوزی 107
ابن الحاج 108
ابن حبان 108
ابن حجر العسقلانی 108
ابن حجر الہیتمی 108
ابن حرزہم 109
ابن حزم 109
ابن حضرمی 109
ابن حنبل 110
ابن حوقل 110
ابن خردادبہ 110
ابن خریمہ 110
ابن خزیمہ 110
ابن خطیب 110
ابن خفیف 110
ابن خلدون 111
ابن خلکان 112
ابن دراج 112
ابن درہم (جعد بن درہم) 112
ابن دقماق 113
ابن ذکوان 113
ابن راوندی 113
ابن راہویہ 113
ابن رجب 113
ابن رشد 113
ابن الزبعری 114
ابن زبیر (دیکھیے عبداللہ بن زبیر) 114
ابن زہر 114

www.islamicbookbazar.com
ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store

ابن زیارت 115
ابن زیاد 115
ابن سریج 115
ابن سعد 115
ابن سعود، خاندان 115
ابن سعود، عبدالعزیز 118
ابن سکیت 119
ابن سنی 119
ابن سیدالناس 119
ابن سیرین 119
ابن سینا، بوعلی 119
ابن شاہین 120
ابن شبرمہ 120
ابن شہرآشوب 121
ابن صلاح 121
ابن صیاد 121
ابن طباطبا (دیکھیے ابن طقطقی) 122
ابن طفیل 122
ابن طقطقی 122
ابن طولون 122
ابن عابد بن شامی 122
ابن عامر 123
ابن عباد 123
ابن عباسؓ 123
ابن عبدالبر 123
ابن عبدالحکم 123
ابن العمری 123
ابن عدی 123
ابن عدیم 123
ابن عذاری 123
ابن عربی 124
ابن عربی مالکی 125
ابن عساکر 125
ابن عسکر 125
ابن عطا آدمی (دیکھیے آدمی، ابن عطاء) 125
ابن عطاء اللہ 125
ابن عطیہ 125
ابن عقیل 125
ابن علقمہ 126
ابن علقمی 126
ابن علیہ 126
ابن عمار 126
ابن عمر، جزیرہ 126
ابن عوام 127
ابن فارس 127
ابن فرح الاشبیلی 127
ابن فرناس 127
ابن فورک 127
ابن فوطی 127
ابن قاسم 128
ابن قاضی سماونہ 128
ابن قتیبہ 128
ابن قحطان 128
ابن قدامہ 128
ابن قطلو بغا 129
ابن قفطی 129
ابن قوطیہ 129
ابن قیم 129
ابن کثیر 130
ابن کلبی 130
ابن ماجد 130
ابن ماجہ 132
ابن مدینی 132
ابن مسرۃ 132
ابن مسعود 133
ابن مسکویہ 133
ابن معین 134
ابن مقفع 134
ابن مقلہ 134
ابن ملجم 135
ابن مندہ 135
ابن منظور 135
ابن میمون (دیکھیے موسیٰ بن میمون) 135
ابن ندیم 135
ابن نحاس 135
ابن نفیس 135
ابن واقد 135
ابن ہشام 135
ابن الہیثم 136
ابن یونس 136
ابواسحاق زرقالی 136
ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا 136
ابوامامہؓ باہلی 137
ابوایوب انصاریؓ 137
ابوبرزہ الاسلمیؓ 138
ابوالبرکات 138
ابوالبرکات، احمد قادری 138
ابوبصیرؓ 139
ابوبکر بن ظفر خان 139
ابوبکر بن عبدالرحمان 139
ابوبکر تقاوی بجیلوا 139
ابوبکر صدیقؓ 139
ابوبکر غزنوی 144
ابوبکر قندھاری 144
ابوبکر وراق 144
ابوبکرہؓ 144
ابوتراب 144
ابوثور 144
ابوجعفر خازن 144
ابوجندلؓ 144
ابوجہل 145
ابوحاتم بن حبان 147
ابوحاتم رازی 147
ابوحامد غرناطی 147
ابوحذیفہؓ 147
ابوالحسن العامری 147
ابوالحسن علی 147
ابوالحسن علی ندوی 148
ابوحفص 148
ابوحمودانی 148
ابوحمید ساعدیؓ 149
ابوحنیفہ، امام 149
ابوحیان 152
ابوحیان التوحیدی 152
ابوخطاب معافری 153
ابوالخیر 153
ابوالخیر اشبیلی 153
ابوداؤد سجستانیؒ، امام 153
ابوداؤد الطیالسی 154
ابودجانہؓ 154
ابوالدرداءؓ 155
ابوذر غفاریؓ 155
ابورافعؓ 155
ابورغال 155
ابوزہرہ رازی 156
ابوالسرایا 156
ابوسعود 156
ابوسعید 156
ابوسعید فضل اللہ 156
ابوسعید مجددی 157
ابوسفیان 157
ابوسلمہؓ 157
ابوشاہ یمنیؓ 157
ابوشری بن سلیم 157
ابوطالبؓ 158
ابوطالب مکی 159
ابوطلحہؓ 159
ابوظبی 159
ابوالعاصؓ 159
ابوالعالیہ 159
ابوعباس سفاح 159
ابوعبداللہ شیعی 159
ابوعبس بن جبیرؓ 159
ابوعبید البکری 159

www.islamicbookbazar.com

ISLAMIC BOOKBAZAR

Brought to you by: www.islamicbookbazar.com

Your friendly & reliable online book store

بروج، سورۃ 427
برونائی، دارالسلام 427
برہان 428
برہان احمد فاروقی، ڈاکٹر 429
برہان الدین "غریب" 429
برہان الدین قطب" عالم 430
برہان الدین مرغنانی 430
بریدہ بن حصیب 431
بریرہؓ 431
برّی، امام عبداللطیف 431
بریلی 431
بریلوی تحریک 432
بزرگ امید، کیا 433
بزنطینی 433
بساسیری، ابوحارث 434
بستانی 435
بسر بن ارطاۃؓ 435
بسط 436
بسماچی تحریک 436
بسم اللہ 436
بشارت 437
بشر 437
بشر بن براءؓ 437
بشر بن غیاث 437
بشر بن معتمر 438
بشر حافی 438
بشیر 438
بشیر بن سعدؓ 438
بشیر شہاب ثانی 439
بصرہ 439
بصری 440
بطال غازی 441
بطروجی، ابواسحاق 441
بطلیموس 441
بطلیوسی 441
بعاث 441
بعث 441
بعل 442
بعلبک 442
بغداد 442
بغداد خاتون 444
بغدادی، عبدالقاہر 444
بغطوری 445
بغوی، رکن الدین 445
بقاء وفناء 445
بقراط 445
بقرہ، سورۃ 446
بقلیہ 447
بقی بن مخلد 447
بقیع الغرقد 447
بکتاشیہ 447
بکر بن وائل 448
بکسر، جنگ 449
بکیر بن ماہان 449
بگوی 449
بلا 450
بلاذری، ابوالحسن 450
بلاط شہداء 450
بلال بن رباحؓ 451
بلبن غیاث الدین 451
بلخ 452
بلخی، ابوزید 453
بلخی، ابوالقاسم 453
بلد، سورۃ 454
بلعم بن باعور 454
بلغراد 454
بلقان 455
بلقیس 456
بلقینی 457
بلگرام 457
بلگرامی، سید علی 457
بلکین 458
بلند شہر 458
بلنسیہ 458
بلوچ 459
بلوچستان 460
بلوچی 462
بلوغ المرام 462
بلھے شاہ 462
بنارس 463
بنانی 464
بن بیلا 464
بندر عباس 464
بندونگ 465
بندونگ کانفرنس 465
بن غازی 465
بنگال 466
بنگلہ 470
بنگلہ دیش 472
بنکن پلے 474
بنو 474
بنور 474
بنوری، محمد یوسف مولانا 475
بنوں 475
بنیاد پرستی 475
بنی اسرائیل، سورۃ 475
بنیامین 476
بواط، غزوہ 476
بوٹی شاہ 477
بوحمارہ 477
بودلہ، پیر 477
بوران 477
بورنیو 477
بوسنہ 478
بوشہر 481
بوصیری 482
بوعلی قلندرؒ 482
بوگرا 483
بومدین 483
بونجول، امام 484
بوہرہ 484
بویہ، بنو 485
بہ آفرید 486
بہادر شاہ اول 486
بہادر شاہ ثانی 487
بہادر شاہ گجراتی 488
بہادر نظام شاہ 488
بہادر یار جنگ 489
بہاء الدین 490
بہاء الدین زکریا ملتانیؒ 490
بہاء الدین، شیخ 491
بہاء اللہ 491
بھاٹیا 492
بہار 493
بھارت 493
بہاری، غلام یحییٰ 498
بہاری، محب اللہ 499
بہاول پور 499
بہائیت 500
بہائی، محمد آفندی 500
بہتان 501
بہتانی، عبداللطیف 501
بھٹنڈہ 502
بھٹو، ذوالفقار علی 502
بہجت، مصطفیٰ آفندی 503
بہرام سقا 503
بہرام شاہ غزنوی 504
بہرام شاہ معز الدین 504
بہلول لودھی 504
بہلول مجنون 505
بہمن جادویہ 505
بہمنی سلطنت 505
بھنبور 508
بھوپال 508

ISLAMIC BOOKBAZAR
Brought to you by: www.islamicbookbazar.com
Your friendly & reliable online book store